



وطنِ آخرت کی تیاری

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
ادارہ تالیفاتِ اختریہ
بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی
www.hazratmeersahib.com



بہ فیضِ صحبتِ ابرار، یہ دردِ محبت ہے
محبت تیرا صدقہ ہے ثمر تیرے نازوں کے

بہ امیدِ نصیحت دوستو اس کی اشاعت ہے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

یہ انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنی جملہ تصانیف پر تحریر فرمایا کرتے تھے۔

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

مرشدنا و مولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: وطنِ آخرت کی تیاری

نامِ واعظ: محبی ومحبوبی مرشدی ومولائی سراج المِلّت والدّین شیخ العرب والعجم عارف باللہ قطب زماں مجدد دوراں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخِ وعظ: یکم محرم الحرام ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز جمعرات

مقام: وعظ ومجلسِ ذکر، اورنگی ٹاؤن کراچی

موضوع: فکر آخرت، اللہ والوں کے دردِ دل کا اثر

مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب دامت برکاتہم
خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ اوّل: ۱۲ محرم ۱۴۳۶ھ مطابق ۵ نومبر ۲۰۱۴ء

ناشر: ادارہ تالیفاتِ اختریہ
بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

فہرست

عنوانات **صفحہ نمبر**



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○

(سورۃ التوبۃ، آیت:۱۱۹)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ
فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

میرے بھائیو! دُنیا میں جو بھی آیا ہے اس کو ایک دن جانا بھی ہے، اس مسافرت کی زندگی میں وطنِ آخرت کی تیاری بھی کرنی ہے، ساتھ ساتھ پیٹ کا انتظام بھی کرنا ہے، آٹا، دال، چاول کی فکر بھی کرنی ہے، روزہ، نماز پڑھ کر جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہاں کی تیاری بھی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے پردیس میں ہمارے ذمہ دو قسم کی ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر ہم اپنے بیوی بچوں اور ماں باپ کے لئے ان کے کھانے پینے کا انتظام کریں، چاہے دکان کے ذریعہ یا ملازمت کے ذریعہ، کوئی مچھلی بیچ رہا ہے، کوئی انڈا بیچ رہا ہے، کوئی مرغی فروخت رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے روزی کے اتنے بے شمار مواقع کھول دیئے ہیں کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔ ایک ٹھیلا لگانے والا بھی دن میں اچھا خاصا کما لیتا ہے لیکن ان تمام ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ہم کو ایک دن ایسی جگہ جانا ہے جہاں ہمارے ماں باپ، بیوی بچے اور دنیا میں رہنے والا کوئی بھی ہمارا

ساتھ نہیں دے گا۔ خدا کا حکم سمجھ کر ہم دنیا میں ان کے حقوق تو ادا کریں لیکن اس منزل کو یاد رکھیں جب ہم قبر میں لیٹیں گے تو وہاں بیوی بچے ہمارے ساتھ نہیں اتریں گے، زمین کے اوپر ہی سے سلام کریں گے۔ شاعر کہتا ہے ؎

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

وہاں سے تو اکیلے جانا پڑتا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص پردیس میں رہ کر بہت بڑا مکان بنالے، بہت بڑا کاروبار جمالے، اس کے پاس کار بھی ہے اور مکان بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق نہیں ہے، آخرت میں کام آنے والے اعمال کی اس نے تیاری نہیں کی تو وہ پردیس کا تو رئیس بن گیا۔ مثلاً ایک شخص نے مکان بنایا، بال بچوں کو پڑھایا، اللہ تعالیٰ نے دنیا میں شاندار زندگی مال و دولت دیا لیکن جب انسان اللہ کے پاس گیا جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہاں محروم ہو گیا۔ تو یہ شخص عقلمند کہلائے گا یا بے وقوف؟ بے وقوف کہلائے گا۔ کیونکہ جو پردیس میں خوب کمائے اور وطن کچھ نہیں بھیجے ایسے شخص کو سب بے وقوف کہتے ہیں۔

اللہ کے لیے شیخ سے محبت کرنے کا انعام

یہاں ایک بات عرض کرنا ہے۔ دوستوں کی محبت اور اللہ والے دوستوں کو اللہ کے لئے محبت سے دیکھنا یہ بھی عبادت ہے، یہ بھی ثواب ہے۔ جو شخص کسی سے اللہ کی رضا کے لئے ملتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں، اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کی روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی سے اللہ کے لئے محبت کرے، خاندان کے لیے نہیں، رشتہ داری کے لیے نہیں، بزنس کا کوئی تعلق نہ ہو صرف یہ سوچ کر محبت کرے کہ یہ اللہ سے تعلق رکھتا ہے، چلو اس کی زیارت کرو۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستر ہزار فرشتے اس آدمی کے ساتھ چلتے ہیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ان کو معاف کر دیجئے، یا اللہ! یہ آپ کے لئے ملنے جا رہا ہے لہٰذا اس کو اپنا قرب عطا فرمائیے۔ دوستو! اس لئے اس تعلق کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ سارے تعلقات تو دنیا ہی میں رہ جاویں گے، لیکن اللہ کے لئے یہ تعلق بڑا کام دے گا، یہ تعلق میدانِ محشر کی گرمی میں بھی کام دے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب دو بندے آپس میں اللہ کی رضا کے لئے محبت کریں تو قیامت کے دن خدا ان کو عرش کا سایہ عطا کریں گے، اس دن سورج کے قریب ہونے سے لوگوں کی کھوپڑیاں گرم ہو رہی ہوں گی، کھول رہی ہوں گی جیسے ہانڈی پکتی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان دو بندوں کو بلائیں گے کہ تم دونوں آپس میں میری وجہ سے محبت رکھتے تھے لہٰذا تم ہمارے سائے میں آجاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کو یہ عمل اتنا پسند ہے۔

یہاں اس وقت گرمی ہے، لیکن اللہ کے لیے اس کو برداشت کریں، اگر آپ کو گرمی لگ رہی ہے، پسینہ آرہا ہے تو ہمیں بھی گرمی لگ رہی ہے، ہمارا بھی پسینہ نکل رہا ہے، آپ ہمارے پسینہ میں شامل ہو جاؤ، ہم آپ کے پسینہ میں شامل ہوتے ہیں، لیکن اللہ کے لیے آپ لوگوں کی ملاقات سے جو لطف و انشراح ہوا ہے اُس کے سامنے اِس گرمی سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ جوانوں کو چاہیے کہ ہمیشہ بڑے بوڑھوں کی دعائیں لیں اور ان کے مشورے پر چلیں۔

حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ عاشقانہ

بعض اوقات بغیر مثال دیئے بات پوری طرح سمجھ میں نہیں آتی

چنانچہ میرے شیخ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصہ سنایا۔ میرے شیخ اکابر بزرگوں میں سے تھے، بارہ مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، اور ایک مرتبہ تو ایسی زیارت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مبارک کے لال لال ڈورے بھی نظر آئے۔ حضرت نے مجھ سے خود فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی زیارت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں جو لال لال ڈورے تھے وہ بھی مجھے نظر آ رہے تھے۔ ایسے بزرگ کے ساتھ میرے اللہ نے میری جوانی گذاری ہے۔ حضرت نے مجھے پندرہ سولہ سال اپنے ساتھ رکھا۔ تو ہمارے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا بہت ہی بڑا عاشقانہ مزاج و ذوق عطا فرمایا تھا، حضرت رات کو تین بجے اٹھتے تھے اور اللہ کا ذِکر کرتے پھر کئی ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے تھے، آٹھ آٹھ گھنٹے عبادت کرتے تھے۔ حضرت کی عجیب شان تھی۔

ایک دفعہ مجھ سے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ایک دریا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کشتی ہے اور اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور میری کشتی ان کی کشتی سے پیچھے کچھ فاصلہ پر ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! عبدالغنی کی کشتی کو میری کشتی سے جوڑ دو۔ تو حضرت نے مجھ سے خود فرمایا کہ جب میری کشتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کشتی سے جوڑی گئی تو ٹھک سے جو آواز آئی آج تک اس کا مزہ آ رہا ہے۔ حضرت نے اس پر ایک شعر بنایا۔

قلب مضطر کی تسلی کے لئے
حکم ہوتا ہے ملا دو ناؤ کو

بوڑھوں کی صحبت میں بیٹھنے سے عقل بڑھتی ہے

حضرت نے یہ شعر خود بنایا تھا حالانکہ حضرت شاعر نہیں تھے مگر ایک دو شعر زندگی میں کہہ گئے۔ تو حضرت فرماتے تھے کہ بڑے بوڑھوں کی صحبت میں بیٹھنے سے عقل بڑھتی ہے، خصوصاً وہ لوگ جو بچوں کو پڑھاتے ہیں، ہر وقت چھوٹے بچوں کے ساتھ رہتے رہتے ان کی بچوں جیسی عقل ہوجاتی ہے، قرآنِ کریم پڑھانے والے جو حضرات ہر وقت بچوں میں رہتے ہیں ان کے لئے بہت ضروری ہے کہ کچھ دیر کسی بڑے بوڑھے کے پاس بیٹھ جائیں ورنہ آہستہ آہستہ وہ بھی بچے بن جائیں گے کیونکہ جس کی صحبت ہوتی ہے اس کے اثرات پڑتے ہیں۔

بچوں کے اثرات سے متعلق ایک واقعہ آپ حضرات کو سناتا ہوں۔

ایک حافظ جی بچوں کو قرآنِ کریم پڑھا رہے تھے، تو بچوں نے سوچا کہ آج کسی طرح چھٹی کرنی چاہیے، پڑھتے پڑھتے جی گھبرا گیا، اب سوچا کہ کیا کریں، آخر کہنے لگے کہ بڑے استاد جی! آپ تو بیمار معلوم ہوتے ہیں، ایک بچہ نے کہا کہ استاد جی آپ کا چہرہ بدلا ہوا ہے، دوسرا کہتا ہے ارے! چہرہ پیلا ہوتا جارہا ہے، آنکھ بھی کچھ لال لال ہے۔ غرض ہر بچہ پوچھ رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے اچھا خاصہ بخار ہے، بچوں کی خیریت پوچھتے پوچھتے وہ واقعی بیمار پڑ گئے۔ تو یہاں ضرورت ہوتی ہے کہ بڑے بوڑھوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ بڑے بزرگوں کی صحبت ہی سے کام بنتا ہے اور دنیا کی برکت بھی ملتی ہے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کی صحبت سے دین تو ملتا ہے ہی، دنیا کی برکت بھی عطا ہوجاتی ہے، دین تو بنتا ہی ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی برکت عطا فرمادیتے ہیں۔

میرے شیخ شاہ عبد الغنی پھولپوری نے بڑے بوڑھوں کی صحبت پر ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ ایک مرتبہ کسی جوان کی شادی ہو رہی تھی اور بارات جا رہی تھی، چالیس پچاس آدمی سب جوان ہی جوان تھے، ایک بڑے میاں کھانس رہے تھے، وہ کھانستے ہوئے کہنے لگے، میرے جوان بیٹو! اس بڈھے کو بھی بارات میں لے چلو۔ تو سب جوان لڑکوں نے کہا کہ بابا! آپ چلیں گے تو ہماری ہنسی مذاق میں خلل پڑے گا کیونکہ آپ کا ادب کرنا پڑے گا، آپ اگر یہیں رہیں گے تو ہم خوب ہنسیں بولیں گے۔ تو بوڑھے نے کہا کہ اچھا اگر ایسا ہے تو ہم کو کہیں دور درخت کے نیچے بٹھا دینا اور تم سب خوب ہنسنا، بولنا، مذاق کرنا مگر مجھے ضرور ساتھ لے چلو، میں تمہارے کام آسکتا ہوں، کسی مصیبت میں میرا مشورہ تم لوگوں کے لئے مفید ہوسکتا ہے۔ تو وہ لوگ اس بات پر راضی ہو گئے کہ بوڑھے کو کہیں دور بٹھا دیں گے، جب یہ بھی راضی ہیں تو پھر ہمیں ان کو لے جانے میں کیا ہے، ہماری ہنسی مذاق بھی ہوتی رہے گی اور بڑے میاں کو کہیں دور درخت کے نیچے لٹا دیں گے۔

خیر یہ بڑے میاں کو لے کر چلے گئے۔ اب لڑکی والوں نے جوانوں کو بلایا اور انہیں چکر دینا چاہا، مذاق کرنا چاہا۔ پہلے زمانہ میں لڑکے والوں کو تنگ کرنا اور ان کو دھوکہ دینا اور پریشان کرنا لڑکی والے بہت بڑی کامیابی سمجھتے تھے لہٰذا جتنے مذاقیہ قسم کے لوگ تھے سب جمع ہو گئے اور لڑکے والے کی طرف سے جتنے لوگ بارات میں آئے تھے سب کے دونوں ہاتھوں پر ایک ایک ڈنڈا کس کر باندھ دیا تاکہ وہ اپنے ہاتھوں کو موڑ کے منہ تک نہ لے جاسکیں۔ اس کے بعد کھانا رکھ دیا، بریانی، شاندار پلاؤ، قورمہ اور تندوری روٹی۔ اب سب جوان پریشان ہو گئے کہ یہ تو سسرال والوں نے اچھا اُلو بنایا۔ تب ایک نے کہا ارے میاں! وہ بڈھا جو بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا تھا کہ جب کوئی

مصیبت آئے تو مجھے اطلاع کر دینا چلو اسی سے مشورہ کرو، چنانچہ ایک آدمی وہاں گیا اور کہنے لگا کہ بابا! ہم لوگ مصیبت میں پھنس گئے ہیں، آج ذرا کوئی عقل مندی کی بات بتاؤ کہ ہم لوگ کیا کریں؟ تو اس بڈھے نے کہا کہ ارے بے وقوفو! اسی لئے تو کہتا تھا کہ بڈھے کو ساتھ رکھا کرو اور بڑے بوڑھوں سے ملتے رہا کرو۔ اب میں تمہیں ترکیب بتاتا ہوں۔تم آمنے سامنے دو صفوں میں بیٹھو، اور سامنے والا اپنے سامنے والے کو لقمہ بنا کر کھلا دے، یعنی میرا ہاتھ میرے منہ کی طرف تو نہیں مڑسکتا لیکن سامنے والے کو تو میں دے سکتا ہوں، اس میں ہاتھ موڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اب جب یہ بڑے میاں سے سیکھ کر آئے تو سسرال والوں نے کہا کہ بھئی ان کے ساتھ ضرور کوئی بڈھا ہے۔

تو دوستو! تجربہ کار بڑے بوڑھوں سے فائدہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی اللہ والوں کی صحبت سے اور دینی بزرگوں کی صحبت سے بھی دین آسانی سے مل جاتا ہے ورنہ شیطان اور نفس ایسے ہی ہاتھ باندھ دیتے ہیں۔ تو وہ اللہ والا بڈھا بتا دیتا ہے کہ دیکھو! تمہارے ہاتھ شیطان نے باندھ دیئے ہیں، اب اس کی ترکیب ہم بتا دیں گے ان شاء اللہ۔ پھر ان صحبتوں سے کیسے کیسے لوگ اللہ والے بن جاتے ہیں۔

اس زمانہ میں ایک سنت زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا

میرے شیخ کا حکم ہے کہ جہاں بھی وعظ کہو تو وعظ سے پہلے ایک دو سنتیں زندہ کرلو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قربِ قیامت میں جب میری سنتیں مٹ رہی ہوں اس وقت جو میری سنت کو زندہ کرے گا تو ایک سنت کے زندہ کرنے پر سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ چونکہ آپ کا علاقہ بہت

اونچانیچا ہے، بہت پہاڑیاں ہیں لہٰذا بخاری شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔

محبوبِ الٰہی بننے کا آسان راستہ

تو آپ حضرات اس سنت کو زندہ کریں تا کہ آپ کو سو شہیدوں کا ثواب ملنا شروع ہو جائے اور حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے بندہ بہت جلد اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے والا بھی محبوب ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی شانِ محبوبیت کی اتنی بڑی دلیل اور کوئی ہے ہی نہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے ایسے پیارے اور محبوب ہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلن اور طریقہ پر چلے وہ بھی اللہ کا پیارا ہو جاتا ہے۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چلن پر چلو اللہ تمہیں پیار کرے گا، تم سے محبت فرمائے گا۔ تو کم سے کم آج آپ ایک سنت تو سیکھ لیں تو میرا آنا وصول ہو جائے گا کہ یہاں اورنگی ساڑھے گیارہ نمبر میں جہاں کہیں بلندی ہو چاہے تھوڑی سی ہی ہو جیسے سڑک کی اونچائی ہے، سڑکوں پر چلنا پڑتا ہے یا کہیں پہاڑ کی اونچائی ہے، بس جہاں اونچائی آئی اللہ اکبر کہیں اور جہاں نیچا ہو وہاں سبحان اللہ پڑھیں۔

ایسے ہی بخاری شریف کی ایک سنت ہے کہ جب جوتا پہنو تو پہلے دائیں پیر میں پہنو اور جب اتارو تو پہلے بائیں پیر سے اتارو اور یہی طریقہ قمیص پہننے کا بھی ہے، جب قمیص پہنو تو پہلے دائیں ہاتھ ڈالو اور جب اتارو تو پہلے بائیں ہاتھ سے نکالو۔ اسی طرح پاجامہ کی بھی یہی سنت ہے، پہنتے وقت پہلے دایاں

پاؤں ڈالو اور اتارتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالو۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُم فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ))

(صحیح البخاری، کتابُ اللباس، باب ینزع نعله الیسریٰ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم جوتا پہنو تو پہلے داہنا پیر داخل کرو اور جب اتارو تو پہلے بایاں پیر نکالو۔ اگر آپ کو سو مرتبہ جوتا پہننا اور اتارنا پڑے تو بتائیے کتنا ثواب ملے گا۔ یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے اور صحیح بخاری سے بڑھ کر حدیث کی کوئی کتاب نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اتنے بڑے محدث ہیں کہ جب ان کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھڑے ہیں، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیسے کھڑے ہیں؟ فرمایا میں امام بخاری کا انتظار کررہا ہوں، اُس وقت امام بخاری کی روح نکلی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔

آج دو سنتیں بیان کر دیں، ان سنتوں کا ثواب اس مکان والوں کو بھی ملے گا جس کے مکان سے نبی کا طریقہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پھیلے گی۔ سنت کا نور روشنی کی طرح ہے، آپ سنت پر عمل کر کے دیکھیں ان شاء اللہ دل میں اللہ کا نور محسوس ہوگا۔ میں نے الٰہ آباد میں ایک بزرگ کو دیکھا، جب ان کے خادم نے ان کا کرتہ اتارا تو پہلے دائیں آستین کھینچ لی۔ انہوں نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ مجھے پھر سے کرتہ پہناؤ، اور پہلے بائیں آستین نکالو۔

آج زیادہ نہیں صرف یہی دو سنتیں بتاتا ہوں، تھوڑا تھوڑا سبق ملنا چاہیے، اس لئے کہ آدمی پہلے میٹرک کرتا ہے پھر انٹر کرتا ہے، اگر کسی کو پہلے ہی پی ایچ ڈی، ایم ایس سی کرا لو تو اس کا کیا حال ہوگا۔ آج آپ لوگوں کے لئے

دوسنتیں بیان کردی ہیں کہ جب اوپر چڑھیں تو اللہ اکبر کہیں اور جب نیچے اتریں توسبحان اللہ کہیں۔اور دوسری سنت جوتا اور لباس پہننے کی بیان کردی۔ یہ دونوں سنتیں بخاری شریف میں مذکور ہیں۔

اہل اللہ کی صحبت سے حیاتِ تقویٰ عطا ہوتی ہے

اس وقت میں نے آپ کے سامنے جو آیت تلاوت کی ہے اب اس کے بارے میں تھوڑی سی گذارش کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرتے رہو یعنی تقویٰ والی زندگی اختیار کرو۔ لیکن اللہ والی زندگی کیسے ملے گی؟ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ جب اللہ والوں کے ساتھ رہو گے۔ایک بزرگ کا شعر ہے ؎

مجھے سہل ہوگئیں منزلیں کہ ہوا کے رخ بھی بدل گئے
تیرا ہاتھ ہاتھ میں آگیا تو چراغ راہ کے جل گئے

نماز روزہ آدمی کو مشکل لگتا ہے جبکہ اکھاڑے میں پہلوان لوگ ایک ہزار دفعہ اٹھک بیٹھک کرتے ہیں، لیکن انہیں دو رکعات پڑھنے کا کہہ دو تو کہتے ہیں کہ مولانا! یہ کام بہت مشکل لگتا ہے۔ کیوں صاحب! نماز کیوں مشکل لگ رہی ہے؟ تم تو ایک ہزار دفعہ اٹھتے بیٹھے ہو جبکہ نماز میں تو دو چار رکعات ہی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ والوں کی صحبت نصیب نہیں ہے، جسمانی پہلوان کی صحبت کی وجہ سے ایک ہزار دفعہ اٹھ بیٹھ رہا ہے۔

دوستو! جب روحانی پہلوانوں کی صحبت مل جائے گی تو فجر ہی نہیں تہجد بھی پڑھنے لگو گے، جس طریقے سے جسمانی پہلوان آپ کو تندرست کر دیتا ہے، ایسی ایسی ورزشیں بتاتا ہے کہ آدمی موٹا تگڑا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی پہلوان یعنی اللہ والے ایسی ترکیبیں بتاتے ہیں جس کی مدد سے آپ نفس و

شیطان کے حملوں سے بچ سکتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں نفس وشیطان مجھ کو دبائے ہوئے ہیں، اس لئے کاہلی معلوم ہوتی ہے، اس لئے نماز نہیں پڑھتا۔ میں اس کی مثال عرض کرتا ہوں کہ محلہ میں ایک بے چارہ کمزور آدمی ہے جس کو اس کا دشمن آکر روزانہ دو چار تھپڑ لگاتا رہتا ہے، جب یہ گھر سے نکلا دو چار لگا دیئے اور وہ بے چارہ روتا رہتا ہے۔ ایک پہلوان سے اس نے کہا کہ میرا پڑوسی حاسد دشمن ہے، میری پٹائی کر دیتا ہے، دو چار طمانچے لگا دیتا ہے اور میں کمزور ہوں۔ اس نے کہا اچھا کوئی بات نہیں تم چھ ماہ میرے اکھاڑے میں آکر رہو، اپنا کاروبار تو کرتے رہو، مرغی بیچو، انڈے بیچو، آلو بیچو، مچھلی بیچو بس میرے اکھاڑے میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لیے آجایا کرو، میں تمہیں اُٹھک بیٹھک کراؤں گا، ورزش کراؤں گا، سرسوں کے تیل کی مالش کروں گا، پھر تم دیکھنا کیا ہوتا ہے، اب تم کوئی فکر نہ کرو، بس چھ ماہ اکھاڑے کی محنت کرلو، لیکن یہ نہیں کہ اکھاڑے میں تو گئے مگر دودھ بھی نہ پئیں، انڈا بھی نہ کھائیں، خالی ورزش سے، خالی اٹھک بیٹھک سے تھوڑی کام بنے گا۔

مصاحبت اہل اللہ کے ساتھ مداومت ذکر اللہ بھی ضروری ہے

تو خالی اللہ والوں کے پاس جانا بھی کافی نہیں ہوتا، وہاں بھی جانا ہے اور کچھ ان کا بتایا ہوا ذِکر وظیفہ، درود شریف جو ذکر بھی بتائیں وہ بھی کرنا ہے۔ لیکن وہ تھوڑا سا ذکر بتائیں گے زیادہ نہیں بتائیں گے لہٰذا پریشان نہ ہوں۔ ایک تسبیح لا الٰہ الا اللہ کی، ایک تسبیح درود شریف کی اور ایک تسبیح اللہ اللہ کرلیں، ان شاء اللہ چند دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ آپ کے دل میں نور پیدا ہوگا، روحانیت بڑھتی چلی جائے گی اور نفس وشیطان آپ سے ڈرنے لگیں گے۔ تو

اس پہلوان نے کہا کہ بھئی! دو کام کرنے ہیں، آپ ایک گھنٹے کے لئے میرے اکھاڑے میں آئیں میں چند ورزشیں کراؤں گا، اس کے بعد دودھ میں بادام پیس کر پینا پڑیں گے، اس کا خرچہ تمہیں اٹھانا پڑے گا، یہ ہمارے ذمہ نہیں ہے، ورنہ کوئی مرید کہے کہ حضرت! میری طرف سے آپ وظیفہ کریں، میری طرف سے خود اللہ اللہ کرلیں، تو بتاؤ فائدہ پہنچے گا؟ لیکن یہ دنیاوی غذا بھی کسی حکیم کے مشورہ سے استعمال کرنا چاہئیں۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میں نے حکمت بھی پڑھی ہے۔

اگر کوئی حکیم یہ کہہ دے کہ بھائی! مرغی کا ایک انڈا اور مرغی کا سوپ پی لو اور وہ کہے کہ حکیم صاحب! میری طرف سے یہ آپ ہی پی لیا کریں، یہ آپ کی خدمت میں سو روپے پیش ہیں، آپ مجھے جو یہ انڈا اور انگور کا رس اور گوشت اور مرغی کا سوپ بتا رہے ہیں تو میں یہ سو روپے آپ کو پیش کرتا ہوں میری طرف سے یہ سب آپ ہی پی لیا کریں۔ لیکن یہاں سب کو عقل ہے، کوئی کہتا ہے ایسا؟ اگر ایسا کہتا تو میں حکیم ہوں نہ جانے مجھے کتنے مرغی کے سوپ پینے ہوتے، آج تک تو کسی مریض نے مجھ سے یہ نہیں کہا، یہی کہا کہ ہاں میں کھاؤں گا، سوپ بھی پیوں گا۔ جب دنیاوی معاملہ کا یہ حال ہے تو روحانی یعنی اللہ کے معاملہ میں کسی کو یہ کہنے کا کیا حق حاصل ہے کہ بھئی ذِکر بھی پیر صاحب تم ہی کرو۔ ہاں فراڈ یہ پیر پیسے کے لئے ایسا کرتا ہے کہ میاں! تم کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جنت کا فلاں کوارٹر میں نے تمہارے لیے الاٹ کردیا ہے، تم کو نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں، روزہ رکھنے کی ضرورت بھی نہیں، تمہاری طرف سے میں روزہ رکھ لوں گا یہاں تک کہ تمہاری طرف سے پل صراط پر بھی میں چلوں گا جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے مگر میں تمہاری طرف سے اس پر چلوں گا، تم میرے کندھے پر بیٹھ جانا۔ اب مرید صاحب خوش ہو گئے کہ ارے ایسا پیر کہاں ملے گا، چلو اس

کوایک کھیت دے دیتے ہیں، یہ ایک دیہات کا واقعہ ہے، بزرگوں نے لکھا کہ یہ فراڈ یہ پیر تھا، اس نے سوچا کہ جلدی سے اپنے نام کھیت لکھوالو ہوسکتا ہے بعد میں اس کی نیت خراب ہوجائے۔ اب یہ پیر جلدی جلدی اس مرید کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ ہمیں دِکھاؤ تم نے میرے نام کون سا کھیت کیا ہے؟ مرید اسے کھیت دکھانے لے گیا، اس دن بارش ہوچکی تھی، کھیت کے درمیان میں پیدل چلنے کے لیے مٹی کی منڈیر ہوتی ہے، بارش کی وجہ سے اس پر پھسلن ہوگئی تھی اور پیر صاحب جنہوں نے کہا تھا کہ میں بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پل صراط پر تجھے کندھے پر بیٹھا کر لے چلوں گا، اس پیر کا پاؤں اس منڈیر پر سے پھسلا تو وہ دھڑام سے گر گیا حالانکہ وہ ایک فٹ کی منڈیر تھی۔ تو جب پیر گرا تو مرید نے پیر کی پیٹھ پر ایک لات ماری اور کہا جھوٹے فراڈیہ، ارے تو نے تو کہا تھا کہ میں بال سے باریک اور تلوار سے تیز پل صراط پر تجھ کو کندھے پر بیٹھا کر لے چلوں گا اور میں اس لالچ میں تمہیں کھیت دینے کے لئے تیار ہوگیا تھا لیکن جب تو ایک فٹ کی منڈیر پر نہیں چل سکتا تو پل صراط پر کیسے چلے گا؟

اللہ والوں کی صحبت کے باوجود محرومی کی وجہ

تو خیر عرض کر رہا تھا کہ صحابہ سے بڑھ کر، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیر صاحب سے بڑھ کر، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اور شیخ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کون ولی اللہ اس زمانہ میں ہوسکتا ہے۔ اتنے بڑے بڑے اولیاء اللہ نے کیا اپنے مشائخ کے ذمہ کیا تھا کہ آپ میری طرف سے خود ہی اللہ اللہ کرلیں؟ دوستو! ان لوگوں نے بڑی محنتیں کیں، بڑا اللہ اللہ کیا، اپنے کو جلا کر خاک کر دیا۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ ''اُس کے جرے تو کس نہ بسائے''

جو اپنے کو جلاتا ہے اسی کا ایمان خوشبودار ہوتا ہے۔ تو روحانی معاملہ میں یہی کرنا ہوتا ہے کہ بزرگوں کے پاس بھی جانا ہوتا ہے اور وہ جو تھوڑا سا وظیفہ بتا دیتے ہیں اس پر بھی عمل کرنا ہوتا ہے، ان کے اکھاڑے میں جاؤ، ان کی صحبت میں رہو اور اپنے گھر میں جا کر بھی اللہ اللہ کرو۔ جو لوگ محروم رہتے ہیں ان کی محرومی کی وجہ یہی ہے کہ بزرگوں سے ملتے تو ہیں مگر گھر میں کوئی روحانی غذا نہیں کھاتے، اس لئے کامیاب نہیں ہوتے، وہ سمجھتے ہیں کہ ساری ذمہ داری پیر کی ہے، حالانکہ پیر کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ وہ راستہ بتائے، ذِکر بتائے، راتوں کو تمہارے لئے دعا مانگے، روئے۔ لیکن اگر خود کچھ نہ کرو، خود زہر کھاؤ تو کیا صحت پاؤ گے؟

اگر محمد علی کلے امریکا سے پاکستان آئے اور اکیس مرغی کا سوپ پیئے اور اکیاون انڈے کھائے لیکن اگر بازار سے لے کر تھوڑا سا زہر بھی کھالے تو کیا اکیس مرغی کا سوپ کام دے گا؟ وہ باکسنگ کے مقابلہ میں جیتے گا یا ہارے گا۔ تو دوستو! اگر ہم اللہ اللہ بھی کریں پھر پرائی ماں بہنوں کو بری نظر سے بھی دیکھیں، تاک جھانک کریں، ٹیڈیوں پر نظر دوڑائیں، سینما، وی سی آر دیکھیں، گناہوں میں مبتلا رہیں، افیون، ہیروئن پئیں اور نشہ کریں تو بتاؤ جب ہم اللہ کی ناراضگی کا زہر کھائیں گے تو ہمارے ذِکر میں پورا اثر کیسے آئے گا؟

تو دوستو! ولی اللہ بننے کے لئے، اللہ کا دوست بننے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے، ایک تو اللہ کے دوستوں سے ملنا اور دوسرا خود بھی دوستوں والے اعمال کرنا۔ بتایئے! کتنا آسان نسخہ ہے۔ اللہ کے دوستوں سے ملنا اور اللہ کے دوستوں والے اعمال کو اختیار کرنا لیکن جب آپ ان کے دوستوں سے ملیں گے تو ان اعمال کی توفیق آپ کو خود ہو جائے گی، جیسے ایک آدمی شامی کباب کھا رہا ہے وہ کہتا ہے سبحان اللہ! کیا عمدہ کباب ہے تو اس کے

پاس بیٹھ کر آپ کا دل بھی کباب کھانے کو چاہنے لگے گا۔ اسی طرح اللہ کے عاشقوں کے سینہ میں اتنا درد بھرا دل ہوتا ہے کہ جب وہ محبت سے اللہ کا نام لیں گے تو آپ کا دل تڑپ جائے گا اور آنکھیں اشکبار ہو کر آنسوؤں سے تر ہو جائیں گی، وہ اس محبت سے اللہ کا نام لیتے ہیں کہ کچھ نہ پوچھو۔

نام لیتے ہی نشہ سا چھا گیا
ذِکر میں تاثیرِ دورِ جام ہے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی دو نصیحتیں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں۔ تابعی اس کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی کو دیکھا ہو اور صحابی اس کو کہتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی علیہ سلم کو دیکھا ہو۔ تو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم بزرگ گذرے ہیں، محدث بھی ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص آیا اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کر دیجئے مگر صاحب وقت کم ہے، مختصر سی نصیحت کیجیے، زیادہ لمبا وعظ سننے کا میرے پاس ٹائم نہیں ہے، مجھ کو بالکل مختصر سی نصیحت کیجئے۔ آج کی اس مجلس میں یہ ایک تابعی کی نصیحت اگر آپ کے دل میں اتر جائے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ میرا یہاں آنا اور آپ کا بیٹھنا سب قبول ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وہ نصیحت کیا ہے؟ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کو دو نصیحتیں کیں۔ اگر آپ یہ مختصر نصیحت یاد رکھ لیں تو ہماری آپ کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا تمہیں دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی محنت کرو جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے۔

اب دونوں زندگیوں کا توازن نکالو۔ کیوں بھئی! وہاں کتنا رہنا ہے،

اور وہاں سے جا کر واپس بھی نہیں آنا ہے، کیا وہاں سے کوئی واپس آیا ہے؟ یاد رکھو! یہ معاملہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے، وہاں جا کر پھر کوئی واپس نہیں آئے گا، پتا چلا قبرستانوں سے چلے آ رہے ہیں کہ چلو اپنا گھر بار بھی دیکھ لیں، اپنا گھر دیکھنے پھر کوئی نہیں آئے گا، ہمیشہ کے لئے یہاں سے جائے گا، کبھی بھی واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے جس جہاں میں ہمیشہ رہنا ہے وہاں کی زندگی کے لئے اتنی محنت کرو جتنا وہاں رہنا ہے۔ بتایئے! کیسی نصیحت ہے؟ زبردست نصیحت ہے یا نہیں؟ حضرت سفیان ثوری نے زبردست نصیحت فرمائی کہ دنیا کے لئے اتنی محنت کرو جتنا یہاں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی محنت کرو، نماز روزہ میں اتنا دل لگاؤ جتنا وہاں رہنا ہے۔ یہ دو جملے اگر سونے کے پانی سے لکھے جائیں تو بھی ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

آخرت کی تیاری کے لیے چند سبق آموز نصیحتیں

آج کل میں اپنے دوستوں سے کہتا ہوں جو اپنے پتے کے کارڈ چھپواتے ہیں کہ اپنے کارڈ میں ایک جملہ اس فقیر کا بھی چھپوا دو کہ ''زندگی کا ویزا ناقابلِ توسیع اور نامعلوم المیعاد ہے'' یعنی زندگی کا ویزا بڑھ نہیں سکتا اور کچھ معلوم نہیں کہ کب ختم ہو جائے۔ جیسے آپ دوسرے ملک جاتے ہیں تو اس ملک کے سفارت خانہ کا سفیر اس کے اوپر مہر لگاتا ہے، جس سے ویزا ختم ہونے کی میعاد معلوم ہو جاتی ہے لیکن دنیا میں تو پیسے دے کر ویزا کی مدت بڑھوائی جا سکتی ہے مگر زندگی کا ویزا ناقابلِ توسیع ہوتا ہے۔ آپ کے جتنے دفاتر ہیں اگر حکومت پاکستان سب جگہ یہ لکھوا دے تو ان شاء اللہ سب کو آخرت یاد رہے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لیے ایک انگوٹھی بنوائی تھی جس سے فرمانِ مملکت جاری کرنے کے بعد اس پر مہر لگاتے تھے، اس پر لکھا رہتا تھا کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یعنی نصیحت کے لیے موت کا تذکرہ ہی کافی ہے۔

اللہ! اللہ! امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتنے بڑے خلیفہ، کتنے بڑے صحابی تھے کہ جس وقت یہ اسلام لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے آئے اور عرض کیا:

((یَا مُحَمَّدُ! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ))

(سنن ابن ماجة، باب فضل عمر رضی الله عنه)

عمر کے اسلام لانے کی وجہ سے آج آسمان پر خوشیاں منائی جارہی ہیں، فرشتے خوشیاں منارہے ہیں۔ مشکوٰۃ کی کتاب اسماء الرجال میں یہ واقعہ لکھا ہے۔ میں آپ کو عربی کتابوں کے حوالے پیش کررہا ہوں۔ ہماری فقیری دوآنے والی نہیں ہے کہ دوآنے کا رنگ لیا اور فقیر ہوگئے، شاہ صاحب ہوگئے، یہ شاہ صاحب نہیں ہیں، یہ سیاہ صاحب ہیں، انہیں تو حضور کی وضو کی سنت تک نہیں معلوم، نماز کی سنتیں تک نہیں معلوم۔ دوآنے میں جب ان کی فقیری تیار ہوگی تو تم سمجھ لو کتنی قیمتی ہے ان کی فقیری، بھئی! یہ تو ہر شخص بن سکتا ہے۔ دوستو! یہ قرآن وحدیث اور علم کی روشنی بہت بڑی نعمت ہے۔

تو دوستو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی پر لکھوا رکھا تھا کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا وعظ کے لئے موت کی یاد کافی ہے۔ اگر کوئی وعظ نہ سنتا ہو، کسی کو کوئی مولانا نہ ملتا ہو تو بس اکیلے میں سوچ لے کہ ایک دن ہمارا جنازہ قبر میں اترے گا اور کچھ پتہ نہیں کہ موت کس وقت آجائے ؎

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
جان ٹھہری جانے والی، جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

کیا موت میں کسی کو شبہ ہے؟ یہ ایک اللہ والے، بہت بڑے ولی اللہ شاعر

گذرے ہیں جن کا یہ شعر پیش کیا ہے۔ دنیا بھر کے ڈاکٹر بلاؤ، چاہے امریکا کے ڈاکٹر بلاؤ، چاہے روس جرمنی کے ڈاکٹر بلاؤ جانے والے کو کوئی نہیں روک سکتا۔ غرض یہ شاعری کیا ہے پورا وعظ ہے ؎

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر یہ اک دن گذرنی ہے ضرور
قبر میں میت اُترنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تو میرے دوستو! میں عرض کررہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیک بننے کے لئے، ولی اللہ بننے کے لئے ایک نسخہ بتایا ہے کہ اے ایمان والو اگر تم اللہ والی زندگی چاہتے ہو، تقویٰ والی زندگی چاہتے ہو تو وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کاملین بزرگوں کی صحبت اختیار کرو۔ ٹنڈو جام میں حکومت پاکستان کا ایگریکلچر ڈپارٹمنٹ ہے، حیدرآباد سے دس میل پر واقع ہے، وہاں دیسی آم کو لنگڑا آم بنایا جاتا ہے، اور کیسے بنایا جاتا ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ لوگ مجھے بلاتے ہیں حالانکہ سب ایم اے اور پی ایچ ڈی اور بڑی بڑی ڈگریوں والے ہیں۔ تو وہ دیسی آم کی شاخ کو لنگڑے آم کی شاخ میں لگا دیتے ہیں اور پٹی باندھنے کے بعد دیسی آم کی شاخ کو کاٹتے رہتے ہیں، پھر لنگڑے آم کی صحبت سے دیسی آم بھی لنگڑا آم بن جاتا ہے۔ پھر اس کا نام دیسی آم نہیں رہتا، اس کے دام بھی بدل جاتے ہیں، کام بھی بدل جاتا ہے، نام بھی بدل جاتا ہے مزہ بھی بدل جاتا ہے، بالکل لنگڑا آم بن جاتا ہے۔ تو جیسے دیسی آم لنگڑے آم کی صحبت سے لنگڑا آم بن سکتا ہے تو بگڑا ہوا دل اللہ والوں کے دل کے ساتھ پیوند کھا کر تگڑا

دل ہوجاتا ہے، اللہ والا دل بن جاتا ہے۔

صحبتِ شیخ میں طالبِ صادق کبھی محروم نہیں رہتا

ایک بزرگ تھے ان کا لقب بھیکا شاہ تھا۔ بھیکا شاہ اس زمانہ کے ایک ولی اللہ شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنی اصلاح کے لئے جایا کرتے تھے تاکہ بری بری عادتیں ٹھیک ہوجائیں، اللہ والے بن جائیں، وہ شیخ کی بڑی خدمت کرتے تھے، دس میل بیس میل دور پیدل جاتے تھے، شیخ کے بچوں کے لئے کھانا بھی لاتے تھے پھر تہجد کے وقت بیس میل پیدل چل کر آتے تھے، غرض اتنی خدمت کرتے تھے کہ جان کو جلا دیا تھا یعنی رات کو دس بجے پیر صاحب کو سلایا اور پھر چلے جاتے اور پیر صاحب کے بچوں کو کھانا دے کر آتے اور ان کو بتاتے بھی نہیں تھے اور پھر تہجد کے وقت میں آجاتے پھر ساری رات نہیں سوتے۔

لیکن کسی بات پر ان سے کوئی غلطی ہوگئی تو شیخ ناراض ہوگئے۔ ناراض ہوکر شیخ نے کہا تم یہاں سے چلے جاؤ، تو وہ شیخ کے گھر کا چکر لگاتے رہتے تھے اور جنگل میں جاکر روتے رہتے تھے۔ ایک دن بارش کی وجہ سے چھت ٹپکنے لگی، ان کی اہلیہ نے کہا کہ چھت ٹپک رہی ہے کسی کو بلاؤ تو حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بھئی! تم ہی کسی کو بلوالو تو پیرانی صاحبہ نے کہا کہ کس کو بلواؤں؟ چھت درست کرنا کوئی جانتا نہیں جتنے مرید ہیں سب سفید پوش مرید ہیں، چھت بنانا صرف ایک ہی جانتا تھا اسی کو آپ نے نکال دیا۔ فرمایا میں نے نکالا ہے تم نے تھوڑی نکالا ہے، تم لڑکوں کو بھیج کر بلوالو اس کو۔ اب وہ چھ ماہ کے ترسے ہوئے، شیخ کی جدائی کے غم میں تڑپتے ہوئے جب انہوں نے سنا کہ آج میں بلوایا جارہا ہوں تو مارے خوشی کے رونے لگے اور فوراً پہنچ گئے اور

چھت درست کرنا شروع کردی، صبح سے کام پر لگے رہے یہاں تک کہ دھوپ میں بارہ بجے تک چھت تیار کرلی۔ جب شاہ ابوالمعالی ان کے شیخ کھانے کے لئے گھر آئے تو کھانا کھاتے ہوئے اس خادم پر نظر پڑ گئی جس کو چھ ماہ سے اپنی صحبت سے محروم کررکھا تھا، جب نظر پڑ گئی تو رحم آ گیا اور لقمہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا لے بھیک! بس بلا سیڑھی چھت پر سے کود پڑے اور لقمہ اٹھا کر کھالیا، بس لقمہ کھاتے ہی جس مقام پر شاہ ابوالمعالی تھے اسی مقام پر یہ مرید بھی پہنچ گئے۔ آج تاریخ میں ان کا لقب بھیکا شاہ ہے۔ خود فرماتے ہیں ؎

بھیکا معالی پہ واریاں دن میں سوسو بار
کاگا سے ہنس کیو اور کرت نہ لاگی بار

اے بھیکا تو اپنے پیر شاہ ابوالمعالی پر سوسو بار قربان ہورہا ہے کیونکہ میں کوّا تھا گو کھاتا تھا، اب میں اللہ کا ذِکر کررہا ہوں، اللہ کا نام لے رہا ہوں، آپ نے مجھے کوّے سے ہنس بنا دیا، موتی چگنے والی قیمتی چڑیا بنا دیا اور ایسا کرنے میں آپ کی کرامت سے دیر بھی نہ لگی ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کردیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

صحبتِ شیخ کا فیضان

دوستو! کیا عرض کروں کہ اللہ والوں کی صحبت سے کیسے کایا پلٹ جاتی ہے، بڑے بڑے شرابی کبابی ولی اللہ بن جاتے ہیں۔ ایک بزرگ شاعر کہتا ہے ؎

ان سے ملنے کی ہے یہی اک راہ
ملنے والوں سے راہ پیدا کر

یعنی اللہ سے ملنے کا یہی ایک راستہ ہے کہ جو اللہ سے ملنے والے ہیں ان سے دوستی کرلو، ان شاء اللہ آہستہ آہستہ آپ بھی اللہ والے بن جائیں گے۔ دیکھو! ہندوستان کے آل انڈیا شاعر جگر مرادآبادی بہت زیادہ شراب پیتے تھے، اپنے دیوان میں انہوں نے لکھا ہے ؎

پینے کو تو بے حساب پی لی
اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا

یعنی پینے کو تو بہت شراب پی لی مگر اب قیامت کا دھڑکا لگ رہا ہے کہ اللہ کو کیا جواب دوں گا۔ آخر خواجہ صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ عرض کیا حضرت! آپ تو گریجویٹ ہیں، آپ کیسے اللہ والے بنے؟ فرمایا تھانہ بھون میں حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتا ہوں، ان کی صحبت میں رہتا ہوں۔ کہا کیا ہم بھی چل سکتے ہیں؟ کہا ہاں تم بھی چل سکتے ہو۔ تو کہنے لگے کیا مجھے وہاں شراب پینے دیں گے؟ خواجہ صاحب کہنے لگے کہ حضرت سے پوچھ کر بتاؤں گا ویسے وہ شراب پینے نہیں دیں گے۔

اب خواجہ صاحب نے حضرت تھانوی سے عرض کیا کہ حضرت! جگر مرادآبادی آل انڈیا شاعر نے کہا کہ میں تمہارے پیر صاحب کے پاس آنا چاہتا ہوں، سنا ہے وہاں لوگ انسان بن جاتے ہیں، بڑے بڑے شرابی، کبابی، زانی ولی اللہ بن جاتے ہیں، ہم نے سوچا کہ ہم بھی اپنی قسمت آزمالیں لیکن ہم شراب پیئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے، کیا خانقاہ میں مجھے شراب پینے دیں گے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ آپ نے کیا جواب دیا؟ کہنے لگے کہ میں نے یہ جواب دیا کہ خانقاہ جیسی مبارک جگہ میں کیسے پینے دیں گے؟ تو حضرت تھانوی نے فرمایا کہ خواجہ صاحب! آپ نے صحیح جواب نہیں دیا، آپ کو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ ہمارے شیخ نے یہ کہا ہے کہ تم خانقاہ میں نہ پینا، میں آپ کو اپنے گھر میں مہمان

بنالوں گا کیونکہ گھر میری ملکیت ہے اور خانقاہ وقف ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کافر کو مہمان بنا سکتے ہیں تو میں ایک گنہگار مسلمان کو مہمان کیوں نہیں بنا سکتا؟ بس اتنا سننا تھا کہ جگر صاحب زار و قطار رونے لگے اور فوراً تھانہ بھون پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر حضرت تھانوی سے عرض کیا کہ حضرت میرے لیے چار دعا کر دیجئے ایک یہ کہ میں شراب چھوڑ دوں، دوسری ڈاڑھی رکھ لوں، تیسری یہ کہ میں حج کر آؤں اور چوتھی میرا ایمان پر خاتمہ ہو۔

کیا عرض کروں دوستو! جیسے ہی حضرت نے یہ دعائیں مانگیں تو کیا آہ نکالی ہوگی، کیا آنسو بہائے ہوں گے، اللہ والوں کے آنسو بھی قبول ہو جاتے ہیں تو جیسے ہی جگر وہاں سے واپس گئے تو شراب چھوڑ دی۔ ہندوستان کے ڈاکٹروں کا بورڈ بیٹھا اور سب ڈاکٹر کہنے لگے کہ جگر صاحب شراب پیئے بغیر تمہارا زندہ رہنا مشکل ہے۔ جگر صاحب نے ڈاکٹروں سے کہا کہ اگر جگر شراب پیتا رہے، شراب سے توبہ نہ کرے تو کب تک زندہ رہے گا؟ کہا آٹھ دس سال اور زندہ رہیں گے۔ فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آٹھ دس سال شراب پی کر زندہ رہوں اور پھر خدا کے غضب کو لے کر خدا کے پاس جاؤں، اس سے بہتر ہے کہ جگر ابھی مر جائے، جگر اللہ کی رضا اور مرضی پر، اللہ کی خوشنودی پر قربان ہو جائے، اس کو ابھی موت آجائے، جگر کو یہ موت عزیز ہے۔ پھر دوبارہ انہوں نے کبھی شراب نہیں پی اور اللہ کی رحمت سے زندہ رہے۔ اس کے بعد حج کر آئے اور حج میں ڈاڑھی بھی رکھ لی، جب ڈاڑھی رکھ لی تو ڈاڑھی رکھنے کے بعد بمبئی میں انہوں ایک شعر کہا۔

چلو دیکھ آئیں تماشا جگر کا
سنا ہے وہ کافر مسلمان ہوگا

پھر میرٹھ پہنچے اور وہاں تانگے پر بیٹھے تو تانگے والا یہی شعر گنگنا رہا تھا، تانگے والے کو خبر نہیں تھی کہ جگر میرے تانگے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میرٹھ کا وہ تانگے والا شعر کہتے کہتے کہنے لگا جگر شاعر نے کیا عمدہ شعر کہا ہے۔

چلو دیکھ آئیں تماشا جگر کا

سنا ہے وہ کافر مسلمان ہوگا

تو جگر صاحب رونے لگے کہ یا اللہ! آج آپ نے مجھے دِکھا دیا کہ میں بھی مسلمان ہوگیا۔ سبحان اللہ! آخر میں اللہ نے کیا نوازا اور کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اس طرح کے ایک دو نہیں نہ جانے کتنے واقعات ہیں کہ اہل اللہ کی صحبت سے لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں۔

اہل اللہ کی مصاحبت حسنِ خاتمہ کی بشارت ہے

بہرحال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم ولی اللہ بننا چاہتے ہو تو دنیا تو تم کو چھوڑنی ہی ہے، آنا تو سب کو میرے پاس ہی ہے لیکن میرے پاس آنے والوں کی تین قسمیں ہیں۔ اب آپ لوگ فیصلہ کرلیں کہ مرتے وقت کس قسم کی موت چاہتے ہیں۔ نمبر ایک کفر پر مرنا، کافر ہوکر مرنا۔ نمبر دو مؤمن تو ہے مگر دنیا سے نافرمان بن کر گیا، سینما، وی سی آر، موت سے بے خبری کی زندگی گذار کر، بے نمازی ہوکر مرا، اس کا کیا نام ہے مسلمان فاسق، نافرمان مسلمان اور تیسری قسم ہے فرماں بردار، اللہ والا، نیک بندہ۔ آپ لوگ ان شاء اللہ تیسرے نمبر ہی کو پسند کریں گے۔ تو تیسرے نمبر میں داخل ہونے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے کہ دیکھو ویسے تو نفس سے مقابلہ آسان نہیں ہے، گناہ چھوڑنا آسان نہیں ہے مگر تم کو آسان نسخہ بتاتا ہوں۔

مجھے سہل ہوگئیں منزلیں کہ ہوا کے رخ بھی بدل گئے
تیرا ہاتھ ہاتھ میں آگا تو چراغ راہ کے جل گئے

دوستو! اللہ والوں کے درِ دل کا اثر ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ ایک دن بڑے پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے کا بیان ہوا، انہوں نے بڑی لمبی لمبی دلیلیں پیش کیں، خوب علمی تذکرے کیے مگر مجمع پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ سب نے بڑے پیر صاحب سے عرض کیا کہ حضور اب دو چار منٹ آپ بھی کچھ نصیحتیں فرما دیجئے۔ اب بڑے پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر بیٹھے تو فرمایا کہ دوستو! کل میرا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا لیکن رات کو بلی آئی اور میرا سحری کا دودھ پی گئی لہٰذا میں سحری نہیں کر سکا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ سارا مجمع رونے لگا۔ صاحبزادے نے رات کو ابا جان سے پوچھا کہ میں نے قرآن کی اتنی آیتیں اور اتنی احادیث سنائیں مگر کوئی نہ رویا اور آپ نے بلی اور دودھ کا ذکر کیا تو اس پر سارا مجمع رونے لگا، اس میں رونے کی کون سی بات تھی؟ فرمایا بیٹا! بات یہ ہے کہ دل کے درد سے جو بات نکلتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ اثر ڈال دیتے ہیں، تم نے ابھی مدرسہ میں علم پڑھا ہے، اب ذِکر و فکر بھی کرو، کسی اللہ والے کی جوتیاں اٹھاؤ، مہندی پتھر پر پسنے کے بعد دوسروں کو لال کرتی ہے، تم بھی اللہ کی راہ میں مجاہدے اٹھاؤ پھر جا کرامت کا دل لال کر سکتے ہو، ایمان اور اللہ کی محبت میں مجاہدہ کا دل پر اثر ہوتا ہے۔

دیکھو! تلی روغنِ گل کیسے بنتی ہے؟ پہلے تل کو خوب رگڑ رگڑ کر اس کے اوپر کا چھلکا اتارتے ہیں جب ہلکا سا پردہ رہ جاتا ہے پھر اسے گلاب کے پھولوں میں رکھتے ہیں۔ ایسے ہی انسان بھی ولی اللہ بنتا ہے مجاہدہ سے، اللہ والوں کی صحبت سے اور جوان کا بتایا ہوا ذِکر ہے اس پر عمل کرنے سے۔ اگر آپ لوگوں سے ہو سکے تو سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ، سو مرتبہ درود شریف، سو مرتبہ اللہ اللہ کا

ذکر کیا کریں، ان شاء اللہ یہ سبق آپ کو دے رہا ہوں، آپ اس کی برکتوں کو دیکھیں گے۔ جو سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا۔ کیوں صاحب! سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے میں پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگتے۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ جو ستّر ہزار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو وہ خود بھی بخشا جائے گا اور جس کو وہ ستر ہزار کا ثواب بخش دے گا وہ بھی بخشا جائے گا اور درود شریف کے فضائل تو آپ کو معلوم ہی ہوں گے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجے بڑھ جائیں گے۔ تو سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ اللہ اللہ کر لیا کریں۔ آج آپ لوگوں کو روح کے لئے یہ مختصر سا ناشتہ مل گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر روح کی غذا ہے

الٰہ آباد میں ایک بزرگ اشراق کے نوافل پڑھ رہے تھے، خوب عبادت کر رہے تھے تو ایک صاحب نے کہا کہ آپ نے مسجد سے نکلنے میں بڑی دیر کر دی، سب لوگ نکل آئے، آپ کیا کر رہے تھے؟ میرے ناشتہ چائے میں اتنی دیر ہوگئی۔ کہنے لگے کہ میں اپنی روح کو ناشتہ کرا رہا تھا۔ سبحان اللہ! تو روح کو ناشتہ کراؤ اس لئے کہ جب روح نہ ہوگی تو آپ چائے بھی نہیں پی سکیں گے۔ روح کی قدر پہچانو کہ روح کیا چیز ہے۔ آپ اپنے جسم کو تو ہر وقت انڈا، مکھن، پراٹھے کھلا رہے ہیں لیکن یہ بتاؤ! کہ اگر روح نکل جائے گی تو کوئی ایک انڈا بھی کھا سکتا ہے؟ ارے انڈے کا ایک ذرّہ نہیں کھا سکتے تو جس روح کی بدولت انڈا چائے اڑا رہے ہو اس کی بھی تو فکر کرو، اس روح کو بھی تو غذا دو، روح کی غذا اللہ کی یاد میں ہے، اس کو آپ انڈا نہیں کھلا سکتے، روح اللہ کی یاد سے زندہ رہتی ہے۔

اللہ والوں کی صحبت میں کوئی شقی نہیں رہتا

بس یہ چند باتیں میں نے عرض کر دیں۔تو اللہ تعالیٰ کے مقبول ومحبوب بندوں کی صحبت سے انسان کی قسمتیں بدل جاتی ہیں۔ اللہ والوں کے ایک مجمع میں کچھ بندے اللہ کا ذکر کررہے تھے، ایک آدمی خالی تماشا دیکھنے بیٹھ گیا۔مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ فرشتوں سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ میرے بندے کیا کررہے ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا یا اللہ! آپ کے بندے آپ کا نام لے رہے ہیں، جنت مانگ رہے ہیں، دوزخ سے پناہ مانگ رہے ہیں اور آپ کا ذِکر کررہے ہیں۔فرمایا فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے سب کو بخش دیا۔فرشتوں نے کہا اے اللہ! مگر وہاں ایک بندہ محض تماشہ دیکھنے آیا تھا۔وہ سوچ رہا تھا کہ دیکھوں تو یہ بہت سے لوگ کیا کررہے ہیں، وہ تو اخلاص سے نہیں آیا تھا، آپ کے لئے تو نہیں بیٹھا تھا، اس نے تو کوئی ذِکر بھی نہیں کیا تھا، خالی تماشہ دیکھنے آیا تھا کہ یہاں لوگ کیوں بیٹھے ہیں۔تو مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ میرے یہ نیک بندے جو بیٹھے ہیں یہ ایسے مقبول ومحبوب ہیں کہ میں ان کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی محروم نہیں رکھتا

((هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ))

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ج:۲،ص:۹۴۸)

یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت اور محروم نہیں رہ سکتا، میں نے اس کو بھی بخش دیا۔تو دوستو! اللہ والوں کی صحبت کا یہ اثر ہوتا ہے۔

اب دعا کرلو، مگر دعا سے پہلے پانچ منٹ ذِکر کرلو اور اس میں یہ خیال کرو جب لا الٰہ کہو تو سمجھ لو کہ ہمارا دل غیر اللہ سے پاک ہوگیا ہے اور میری لا الٰہ کی صدا ساتوں آسمان پار گئی، عرش پر چلی گئی اور وہاں سے الا اللہ کو لائی، اللہ میاں کو

لے کر آئی۔ لا الٰہ الا اللہ یہ بڑا پیارا ذکر ہے، اور ہر دس پندرہ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد محمد رسول اللہ کہہ کر کلمہ پورا کرلو۔

دعا کرلو بھئی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ یا اللہ! ہم سب کو اپنی محبت نصیب فرما، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت نصیب فرما، تمام اولیاء اللہ کی محبت نصیب فرما۔ یا اللہ! ہم سب کو اپنی رحمت سے اللہ والا بنا دے۔ یا اللہ! ہماری دنیا میں بھی برکت عطا فرما اور آخرت کے بھی سب کام بنا دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جو مقروض ہیں ان کا قرضہ ادا فرما دے، جو بیمار ہیں ان کو شفاء دے دیں اور جس کو کسی گناہ کی عادت ہو اس کا گناہ چھڑا دے۔ یا اللہ! اپنی رحمت سے جن کی بیٹیوں کو رشتے نہیں مل رہے انہیں اچھے رشتے عطا فرما دے۔ یا اللہ! جن کی بیٹیاں مظلوم ہوں، داماد ستا رہا ہو، اس داماد کو نیک اور رحم دل بنا دے۔ یا اللہ! جو مسلمان جس جس مصیبت میں مبتلا ہوں، یا اللہ! ان کی مصیبتوں کو دور فرما دے۔ یا اللہ! مسلمان جس جس ملک میں مظلوم ہوں ان کو مظلومیت سے نجات نصیب فرما، ان کی عزت وشوکت کا انتظام فرما۔ یا اللہ! مسلمانوں کو عزت اور عافیت دے دے۔ اے اللہ! فلسطینیوں کو عزت اور عافیت دے دے۔ یا اللہ! جتنے کافر ممالک مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں، اے اللہ! ان سب کو مغلوب فرما، ان کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرما، سارے عالم کے مسلمانوں پر یا اللہ! اپنی رحمت کی بارش فرما دے اور جن لوگوں نے اس جلسہ کا انتظام کیا ہے، جنہوں نے ہم لوگوں کو بلایا ہے اے اللہ! تیرا ذکر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر ہوا، اولیاء اللہ کا ذکر ہوا، اے اللہ!

اس گھر والوں پر رحمت نازل فرما، یہ انتظامات کرنے والے تمام لوگوں کو اور جنہوں نے شرکت کی ہے، یا اللہ! کسی کو بھی محروم نہ فرما، سب کے سینوں کو یا اللہ! اپنی محبت سے بھر دے۔ اے اللہ! ہماری قسمتوں کو بدل دے۔ یا اللہ! ہماری شقاوتوں کو نیک عادتوں سے تبدیل فرما دے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ